جلد ۳۴ | ۲۴ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش | ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۵ھ | ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۴۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بخار اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو جسم میں درد اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج تین بجے کی گاڑی سے مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مولوی فاضل اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے عازم فلسطین ہوئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنفس نفیس سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اور اپنے خادم کو شرف مصافحہ و معانقہ بخشا۔ گلے میں ہار ڈالا اور لمبی دعا فرمائی۔ گاڑی کے روانہ ہونے کے بعد بھی حضور دور تک اسے دیکھتے رہے۔ بہت سے دوست بھی اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ جنہوں نے آپ کے گلے میں ہار ڈالے۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان انہیں رخصت کیا۔ آج دوپہر کے وقت مدرسہ احمدیہ کی طرف سے مولوی صاحب موصوف کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے شرکت فرما کر قیمتی نصائح فرمائیں اور دعا کی

اچھوتستان لے کے رہیں گے

ہندوستان کے آثار قدیمہ کے متعلق جو نئی نئی دریافتیں ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آریوں کے یہاں داخلہ سے پہلے ایسی اقوام آباد رہی ہیں۔ جو تہذیب اور تمدن میں مصر اور سوریہ کے متمدن اور مہذب باشندوں سے کسی طرح کم نہیں تھیں۔ آریہ فاتحین نے شمال کی جانب سے آ کر اصل باشندوں کو مار مار کر دکن کی طرف بھگا دیا۔ اور جو بھاگ نہ سکے۔ انکو اپنا غلام بنا لیا۔ فاتحین نے اصل باشندوں کے ساتھ تقریباً وہی سلوک کیا۔ جو زمانہ حال میں یورپ کی مہذب اقوام نے امریکہ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے اصل باشندوں کے ساتھ کیا ہے۔ جوں جوں آریوں کی فتوحات ملک میں پھیلتی گئیں۔ غیر آریہ آبادی ان کی مطیع و منقاد بنتی گئی۔ اور طوق غلامی ان کے گلے میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا۔ ملک کے تمام قیمتی ذخیروں پر نو واردوں نے اپنا قبضہ لیا۔ اور مفتوحین کے لئے اپنے آقاؤں کی خدمت گزاری کے سوا پیٹ بھرنے کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہا۔

جب ملک میں بتدریج امن کا دور دورہ ہوا تو آریوں کے قانون سازوں نے ایسے قوانین وضع کئے۔ جن کا منشاء یہ تھا کہ یہ بدنصیب فرقہ رہتی دنیا تک کبھی سر نہ اٹھا سکے۔ چونکہ یہ قانون ساز آریوں کے مذہبی پیشوا بھی تھے۔ انہوں نے ان قوانین کو ایسا رنگ دیا کہ ایک طرف خود اس فرقہ کو یقین کرا دیا۔ کہ وہ ازل سے ہی اپنے آقاؤں کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ تو دوسری طرف ان کے آقاؤں کے مذہبی اعتقادات میں داخل کر دیا۔ کہ اس فرقے کو ذرا بھی ابھرنے کی ڈھیل دینا پاپ ہے۔ منوسمرتی جو ہندوؤں کی مسلمہ قانونی کتاب ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان غریبوں کا عرصہ حیات اس قدر تنگ کر دیا گیا ہے۔ کہ ان کے لئے آزادی سے سانس لینا بھی محال ہے۔ نسلاً بعد نسل ان قوانین پر عمل کرنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب اتم جاتی (اعلےٰ ذات) اور نیچ جاتی میں ایسی وسیع خلیج حائل ہو گئی ہے۔ کہ جس کو پر کرنا ناممکن ہے۔ پہلے بھی اور اب بھی اس ظلم کے خلاف ہندوستان میں کئی تحریکیں اٹھیں مگر سب کی سب تعصب کے اتھاہ سمندر میں غرق ہو کر رہ گئیں۔ جینیوں کے مہابیر اور گوتم بدھ نے قدیم زمانے میں اور کبیر داس اور گورو نانک دیو نے قریب کے زمانہ میں اصلاح کی کوششیں کیں۔ مگر ناکام ثابت ہوئیں اس زمانے میں پنڈت دیانند اور ان کے پیروؤں کو اچھوت ادھار کا دعوےٰ ہے مگر صرف دعوےٰ ہی دعوےٰ ہے عمل صفر کے برابر ہے۔ گاندھی جی جو سیاست کے ساتھ ساتھ روحانیت کے بھی دعویدار ہیں بظاہر اچھوتوں کے بڑے خیر خواہ کہلاتے ہیں۔ مگر ان کی تمام کوششوں کا بھی نتیجہ یہ ہے کہ اب سوا کانگرس کے خرید کردہ چند افراد کے تمام اچھوت بیک زبان پکار اٹھے ہیں۔ کہ گاندھی جی سیاسی ہتھکنڈے کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ جو اچھوتوں کو محض اسلئے ہندوؤں میں شامل رکھنا چاہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی مجاریٹی ہندوستان میں قائم رہے۔ اور سورن ہندو ان کی شمولیت سے فائدہ اٹھا کر خود ان پر اور دیگر غیر ہندو اقوام پر راج کر سکیں۔ چنانچہ اخبار احسان کی اشاعت مورخہ ۲۰ر اکتوبر میں اچھوتوں کے ایک جلسہ کی کارروائی شائع ہوئی ہے۔ جس میں اس قسم کے نعرے لگائے اور ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں کہ "اچھوتستان لے کے رہیں گے" "والمیکی جی ہندو نہیں تھے" "اچھوت ہندو نہیں ہیں اور نہ کبھی تھے" وغیرہ وغیرہ

اس تمام کارروائی میں قابل غور بات یہ ہے کہ نعرہ لگانے والے احساس کمتری کے اس قدر مریض ہو چکے ہیں کہ نعرے لگاتے وقت ان کو یہ بھی خیال نہیں رہا۔ کہ لفظ "اچھوت" کے کیا معنے ہیں۔ ہر ایک جانتا ہے کہ اسکے معنی ہیں وہ شخص جس کے چھونے سے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ جو کچھ وہ مانگتے ہیں۔ وہ تو یہ ہے۔ کہ وہ انسانیت میں ہندوستان کے دوسرے باشندوں سے کسی طرح کم نہیں مگر اونچی ذات کے ہندوؤں نے یہ لفظ ان پر ایسا چسپاں کر دیا ہے۔ کہ خود اسکے معانی سے گریز کرتے وقت بھی اپنے آپ پر اس لفظ کے اطلاق سے نہیں بچ سکے۔ اس کے برخلاف گاندھی جی نے نہایت شفقت سے ان کا نام ہری جن رکھا تھا۔ ہری جن کے معنے ہیں "بندۂ خدا" کتنا پاکیزہ نام ہے۔ مگر جب آپ یہ لفظ بولتے ہیں تو آپ کے ذہن میں جو نقشہ آتا ہے وہ وہی ہے جو لفظ "اچھوت" کے بولنے سے آتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محض اچھے لفظ کے استعمال سے حقیقت تبدیل نہیں ہو سکتی۔ جب تک خود حقیقت تبدیل نہ ہو۔ چونکہ اچھوتوں کی حقیقت تبدیل نہیں ہوئی۔ اس لئے ان کو ہری جن کہنے سے وہ اونچا نہیں ہو گئے۔ اور نہ "بندۂ خدا" بن گئے ہیں۔ بلکہ اس لفظ کے استعمال سے ان کی ذلت اور بھی نمایاں ہو گئی ہے۔ اس لئے جب تک اچھوتوں کی حقیقت نہ بدلے گی انکی ذلت بھی دور نہ ہو گی۔ جب تک وہ حقیقی طور پر بندۂ خدا نہیں بنیں گے۔ وہ ہری جن نہیں کہلا سکتے انکی حقیقت نہ بدلنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس سوسائٹی سے جسنے انکو اس حالت تک پہنچایا ہے حقیقتاً الگ نہیں ہوئے وہ چاہتے ہیں کہ اس سوسائٹی میں بھی رہیں۔ اور اونچے بھی ہو جائیں تاریخ بتاتی ہے۔ کہ اس سوسائٹی کے قوانین ایسے ہیں کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ وہ کبھی ایسا نہیں کر سکینگے۔ اس کا واحد علاج یہی ہے کہ وہ اس ماحول سے نکل کر کسی ایسے ماحول میں آ جائیں جس میں مساوات کا پودا پھول پھل سکتا ہو ایسا ماحول

ایڈیٹر: غلام نبی
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

موجودہ فسادات کے متعلق ہندو مسلم لیڈروں کا فرض

قادیان ۲۲ ماہ اخاء (اکتوبر) آج سیدنا حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

فرمایا:۔ دنیا میں نیکی کا معیار معلوم کرنا بڑا مشکل ہے۔ یوں تو نام کے لحاظ سے ہر شخص سمجھتا ہے۔ کہ مجھے نیکی کا پتہ ہے۔ لیکن عادت۔ رسم و رواج۔ عقل و فکر اور ماحول کا جب اثر پڑتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت کم لوگ نیکی کا مطلب سمجھتے ہیں۔ اور جس طرح نیکی کا معیار معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بدی اور گناہ کا بھی معیار مقرر کرنا بہت مشکل ہے۔ ماحول اور طبائع کے اختلاف کے ساتھ ساتھ یہ معیار بھی بدلتا رہتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوا ہے۔ کہ ایک چور جو اپنے لئے چوری کے فعل کو مستحسن خیال کرتا ہے۔ جب یہی فعل اس کے خلاف کیا جاتا ہے۔ تو جھٹ پکار اٹھتا ہے کہ یہ تو بے ایمانی ہے۔ ایک ٹیچر وکیل یا ڈاکٹر کو جو محنتانہ ملتا ہے۔ اسے وہ اپنی خدمات کے صلہ میں بہت حقیر سمجھ کر ناک بھوں چڑھاتا ہے لیکن جب اسے کسی دوسرے کی خدمات حاصل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے تو اسے کوسنے لگ جاتا ہے۔ کہ اس نے کام کچھ بھی نہ کیا۔ اور اتنا زیادہ عوضانہ لیکر چلتا بنا۔

الغرض نیکی اور بدی کا معیار بدلتا رہتا ہے۔ جب وہی فعل کوئی دوسرا کرتا ہے۔ تو ایک انسان اسے بدی کہنے لگ جاتا ہے۔ لیکن جب وہ خود کرتا ہے۔ تو اس کے نزدیک نیکی بن جاتا ہے۔ یہ اختلاف اس وجہ سے ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس پُر حکمت قول کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ کہ ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہٖ۔ یعنی مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ یہ ایسا اعلیٰ درجہ کا معیار ہے۔ کہ اگر دنیا اس پر قائم ہو جائے۔ تو خود بخود لوگوں کی اصلاح ہو جائے۔ اور تمام نقائص رفع ہو جائیں۔ دنیا میں جتنے لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں۔ وہ اسی لئے ہوتے ہیں۔ کہ لوگ اپنے لئے اور پیمانہ تجویز کرتے ہیں۔ اور دوسروں کے لئے اور۔

مشرقی بنگال میں اس وقت جو فسادات ہو رہے ہیں۔ وہ اسی لئے ہو رہے ہیں۔ کہ مسلمان ہندوؤں کے ساتھ ایسا برتاؤ کر رہے ہیں۔ جسے وہ اپنے لئے ایک لحظہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ عورتوں کو اغوا کیا جا رہا ہے۔ اور ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ اتنا قبیح فعل ہے۔ کہ جتنی بھی اسکی مذمت کی جائے کم ہے۔ ان کی طرف سے یہ عذر پیش کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اتنی عورتیں اغوا نہیں کیں۔ یا اتنے ہندوؤں کو مسلمان نہیں بنایا۔ جتنے بیان کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ سوال یہ ہے۔ کہ کیا ایک اغوا سے یا ایک غیر مسلم کو جبراً مسلمان بنانے سے غیر مسلموں کے دل مجروح ہوئے یا نہیں کیا ایک بچے کے مر جانے سے کسی کے دل کو صدمہ نہیں پہنچتا؟ زیادہ مریں۔ تب پہنچتا ہے۔ اگر یہی برتاؤ مسلمانوں سے کیا جائے۔ تو کیا انہیں تکلیف نہ ہوگی۔ کیا ان کے جذبات مجروح نہ ہوں گے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ دوسروں کے جذبات کا خیال نہیں کرتے۔

دراصل اس قسم کی کارروائیاں فریقین کی طرف سے ہوتی رہی ہیں۔ وہاں جہاں ہندوؤں کو موقعہ ملا۔ اور جہاں ان کی اکثریت ہے۔ وہاں انہوں نے دریغ نہیں کیا۔ اور ہندو لیڈروں نے ان کا ساتھ دیا۔ مگر ہمیں زیادہ افسوس مسلمانوں پر ہے۔ کہ ان میں قرآن کریم جیسی کامل شریعت موجود ہے۔ جس میں ضمیر کے احترام کا تاکیدی حکم دیا گیا ہے۔ مگر مسلمان اسکی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ نیز ہم مسلمان ہیں۔ اس لئے ایسا معیوب فعل ہماری طرف بھی منسوب ہوتا ہے۔ اور یہ نہایت شرم کا موجب ہے۔

دنیا میں مقدم چیز ضمیر ہی ہوتی ہے۔ ایمان بھی ضمیر کے تابع ہوتا ہے۔ اخلاق کی تعلیم کی آخری شہادت ضمیر ہی سے لی جاتی ہے۔ اور قرآن کریم میں انبیاء کی صداقت کے لئے ضمیر ہی کی شہادت پیش کی گئی ہے۔ خدا تعالےٰ کی خدائی کو بھی ضمیر ہی ثابت کرتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون۔ کہ جو تعلیم خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں رکھی ہے۔ وہ ضمیر میں بھی موجود ہے۔ بالفاظ دیگر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے جو تعلیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اتاری۔ وہ پیدائش کے وقت ہر انسان کی ضمیر میں رکھدی گئی۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ نصف شریعت الہام اور وحی کی صورت میں نازل ہوتی ہے۔ اور نصف ضمیر انسان میں موجود ہوتی ہے۔ اور دونوں کے ملنے سے کامل شریعت بنتی ہے۔

میں جب ولایت گیا۔ تو مجھے جہاز میں ایک انجینئر ملا جس نے غلط فہمی سے مجھے انگریزی حکومت کے خلاف ساز باز کرنے والا سمجھا۔ اسی بنا پر اس نے مجھے اپنی خدمات پیش کرنی چاہئیں۔ اور کہا کہ میں آپ کی مخفی ہدایات آپ کے مبلغین تک بحفاظت پہنچا دیا کرونگا۔ اس نے اپنا اعتبار جمانے کے لئے کہا۔ آپ جب خط مجھے بھیجا کریں۔ تو اس کے ساتھ وزیٹنگ کارڈ کا نصف حصہ مجھے اور دوسرا نصف اس مبلغ کو جسے خط دینا ہو بھیج دیا کریں۔ وہ مبلغ جب میرے پاس آکر اپنا نصف کارڈ پیش کر کے خط کا مطالبہ کرے گا۔ تو میں اس کے نصف وزیٹنگ کارڈ کو اپنے نصف کے ساتھ ملا کر دیکھ لیا کروں گا۔ اور جب وہ دونوں ٹکڑے ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔ تو میں سمجھ لوں گا۔ کہ یہ خط اسی کو دینا ہے۔ یہ تو اس نے اپنی غلط فہمی کی بناء پر اپنی طرف سے ایک عمدہ تجویز پیش کی۔ مگر یہ بات بالکل درست ہے۔ کہ جب دو حصے آپس میں مل جائیں۔ تو پھر اس میں کوئی شک نہیں رہ جاتا۔ کہ وہ دونوں ایک ہی ہستی کی طرف سے ہیں۔ خدا تعالیٰ ایک طرف تو نبی کے ذریعے کتاب بھیجدیتا ہے۔ اور دوسری طرف اس کا ایک حصہ انسان کی ضمیر میں ودیعت کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ دونوں کو ملا کر دیکھ لو۔ اگر فٹ بیٹھ جائیں۔ تو سمجھ لو۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیم ہے۔ لیکن اگر وہ ضمیر کے مطابق نہ اترے۔ تو سمجھو۔ کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں۔ پس انسانی ضمیر نہایت اعلیٰ چیز ہے۔ اور اس کا احترام از حد ضروری ہے۔

مگر نہایت ہی افسوس کا مقام ہے۔ کہ دونوں قوموں کے لیڈر اس نقص کی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ مجھے سب سے زیادہ گاندھی جی پر تعجب آتا ہے۔ کہ انہوں نے ان واقعات کی ساری ذمہ واری مسلمانوں پر ڈال کر انہیں کوسنا شروع کر دیا ہے حالانکہ ہندوؤں کی بھی ویسی ہی ذمہ واری ہے۔ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ ہندوؤں کو ڈانٹتے۔ مخالف فریق کو کوسنے سے ہمیشہ ضد اور تعصب پیدا ہوتا ہے۔ اگر دونوں قوموں کے لیڈر اپنی اپنی قوم کو ڈانٹیں۔ تو اصلاح ہو سکتی ہے۔ ورنہ اختلافات کی یہ خلیج وسیع تر ہوتی جائیگی۔

کذب اور توریہ میں فرق

اذان کے بعد حضور نے فرمایا۔ ایک دوست نے سوال کیا ہے۔ کہ کذب اور توریہ میں کیا فرق ہے۔ یہ ایسا سوال ہے۔ جو کئی دفعہ مجھ سے کیا گیا۔ حالانکہ ہر شخص اسکو روزانہ خود حل کرتا ہے۔ جب وہ راستے میں جا رہا ہوتا ہے۔ تو کسی کے پوچھنے پر کہ کہاں جا رہے ہو۔ وہ کہہ دیتا ہے۔ کسی کام کے لئے جا رہا ہوں۔ اس وقت وہ ساری تفصیل بیان کرنے نہیں لگ جاتا۔ بلکہ ایک مختصر سا جواب دے دیتا ہے۔ یہی توریہ ہے اگر وہ تفصیلات بیان کرنے لگ جائے۔ تو اس کے اصل کام میں حرج واقع ہوتا ہے ہر روز آپ لوگوں کے ساتھ ایسے واقعات پیش آتے ہیں۔

جماعت احمدیہ دھاریوال کا سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۶ء بروز ہفتہ و اتوار جماعت احمدیہ دھاریوال اپنا سالانہ جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ مرکز سے علماء کرام تشریف

1078

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایک اہم تقریر کا ملخص

اس وقت ہماری حالت احد کے شہیدوں کی سی ہے

انصار اللہ دین کے متعلق اپنا فرض ادا کریں

قادیان ۲۳ اکتوبر۔ کل مرکزی مجلس انصار اللہ کی طرف سے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس اور محترم السید منیر الحصنی صاحب کے اعزاز میں جو دعوت چائے دی گئی۔ اس میں جناب شمس صاحب نے مجلس انصار کے خیر مقدم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ ذکر کیا۔ کہ مختلف ممالک میں کام کرنے والے مبلغین کو سامان تبلیغ کی بے حد قلت ہے۔ ورنہ تبلیغ کے لئے بہت وسیع میدان موجود ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے اس تحریک کا ذکر کیا۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے وقف جائداد کے متعلق جاری فرمائی ہے۔ اور بتایا اسے کامیاب بنانے کی صورت میں دنیا میں عظیم الشان انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔ اس کی طرف انصار کو توجہ کرنی چاہیئے۔

اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ مبلغ بیرونی ممالک سے آتے بھی ہیں اور جاتے بھی۔ جانے والوں کے لئے جماعت کے دل افسردہ بھی ہوتے ہیں۔ اور خوش بھی۔ اسی طرح آنے والوں کے لئے خوشی بھی ہوتی ہے۔ اور افسردگی بھی۔ اس لئے کہ جہاں ان کا آنا خوشی کا موجب ہوتا ہے۔ کہ وہ عزیزوں کے پاس آ گئے۔ وہاں یہ امر بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ان کی زندگی کا وہ دور جو انہیں بہت بڑے ثواب کا مستحق بنا رہا تھا۔ وہ ختم ہو گیا۔ یا اسکو تبدیل کر دیا گیا۔

ہماری جماعت جس مقصد کے لئے قائم کی گئی ہے۔ وہ اتنا بلند اتنا اعلےٰ اور اس قدر عظیم الشان ہے۔ کہ اس کے حصول کے لئے جتنی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جس قدر سامان مہیا ہونا چاہیئے۔ اس کا ہزارواں چھوڑ لاکھواں حصہ بھی ابھی تک میسر نہیں آیا۔ بے شک ہم تھوڑے ہیں۔ اور کمزور۔ لیکن اگر جماعت اپنی قوت کے مطابق کوشش کر دیتی۔ تو یہ سنت اللہ ہے۔ کہ جب ایک مامور کی جماعت اپنی ساری طاقت صرف کر دیتی ہے تو کامیابی کے لئے باقی جس قدر کوشش ضروری ہوتی ہے۔ اسے خدا تعالےٰ پورا کر دیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو مقروض ہماری قوم کا مر جائے۔ اس کے قرض کے ہم ذمہ دار ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مقروض اپنے گھر میں مال چھوڑ کر مر جائے۔ تو اس کی ذمہ داری قوم پر پڑتی ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ اس نے جو کچھ کہ اس کے پاس تھا۔ دے دیا۔ مگر پھر بھی قرض باقی رہا۔ اس کی ذمہ داری رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لی ہے۔ یعنی باقی جو قرض رہ گیا۔ اس کی ادائیگی کے ہم ذمہ دار ہیں۔ یہی حال دین کے معاملہ میں خدا تعالےٰ کا اپنے بندوں کے متعلق ہوتا ہے۔ جو جماعت اپنی ساری طاقت خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے صرف کر دیتی ہے۔ اسے باقی مدد خود خدا تعالےٰ دیتا ہے۔ پس اگر امت مسلمہ مسلمان مقروض کے قرض کی ذمہ دار ہو سکتی ہے تو خدا تعالےٰ اپنے بندوں کی کمی پورا کرنے کا بہت زیادہ ذمہ دار ہے۔ وہ اپنے ان بندوں کی کامیابی کے جو اپنی ساری طاقت اس کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں خود سامان پیدا کر دیتا ہے۔ پس خطرہ کی بات یہ نہیں کہ ہم تھوڑے اور کمزور ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ جتنی کوشش اور سعی ہم کر سکتے ہیں وہ کر رہے ہیں یا نہیں پھر یہ بھی سوال نہیں۔ کہ ہمیں فتح حاصل ہو گی یا نہیں۔ کیونکہ اس کا فیصلہ خود خدا تعالےٰ نے کر دیا ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے راجے مہاراجے نواب اور بادشاہ موجود ہیں۔ خدا تعالےٰ اپنے دین کی خدمت اور اشاعت کے لئے انکے دل میں جوش پیدا کر سکتا۔ اور انہیں اس کام کے لئے کھڑا کر سکتا تھا مگر اس نے ان کی بجائے تم کو کھڑا کیا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالےٰ جانتا تھا کہ اس کام کی قوت تم میں موجود ہے۔ تم میں اتنی طاقت ہے کہ اس کے ذریعہ اسلام کو فتح حاصل ہو سکتی ہے۔

پس جو شخص بھی احمدیت میں داخل ہوتا ہے وہ اس بات کا ثبوت پیش کرتا ہے کہ اس میں طاقت ہے کہ اسلام کی کامیابی اور فتح میں حصہ لے سکے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہمارے وہم وگمان میں بھی یہ بات آ سکے کہ خدا تعالےٰ ایک عظیم الشان کام ایک جماعت کے سپرد کرے۔ مگر اس جماعت میں وہ کام کرنے کی طاقت اور قابلیت موجود نہ ہو۔ اور وہ اس کی اہل ہی نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اگر مجھے چالیس مومن مل جائیں۔ تو میں دنیا کو فتح کر سکتا ہوں۔ مگر ہماری جماعت تو اس وقت لاکھوں کی ہے۔ معلوم ہوا کہ اس وقت تک طاقت کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ قربانی کے لحاظ سے کمی ہے۔ ورنہ تعداد کے لحاظ سے تو پہلے دن جب بیعت ہوئی۔ چالیس سے زیادہ بیعت کرنے والے تھے پس اس وقت تک ہماری کامیابی میں جو کمی ہے۔ وہ قربانی کی ہے نہ کہ طاقت کی دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ ابتدا میں لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے استادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جوں جوں استاد تیار ہوتے جاتے ہیں۔ لوگوں کو اس جماعت میں لایا جاتا ہے۔ ہمارے پاس بھی جب تمام دنیا کو تعلیم دینے اور اسکی تربیت کرنے کے لئے استاد پیدا ہو جائیں گے۔ تو تلامذہ کثرت سے آنے لگیں گے۔ یہ بھی ایک وجہ اس وقت تک عظیم الشان کامیابی نہ ہونے کی ہے۔ مگر اس وجہ سے اس وجہ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ابھی تک پوری اور مکمل قربانی نہیں کی جا رہی۔

اس وقت شمس صاحب نے میری ایک تحریک کا ذکر کیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے کا وقت وہی ہو سکتا ہے۔ جب کہ جماعت کی اکثریت اپنی جائدادیں وقف کر دے گی مگر افسوس کہ یہ تحریک ایک حد تک جا کر رکی ہوئی ہے۔ اور کارکنوں نے اسے جاری رکھنا ضروری نہیں سمجھا۔ اب تک ایک کروڑ ۳۵ لاکھ روپے کی جائدادیں وقف ہو چکی ہیں اور اگر ساری جماعت اس تحریک میں حصہ لے تو میرا اندازہ ہے کہ دس کروڑ سے بیس کروڑ تک کی جائدادیں وقف ہو سکتی ہیں۔ اور اگر کم از کم اندازہ دس کروڑ بھی ہو۔ اور ۱/۲ فیصدی ہم خرچ کریں۔ تو اس سے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور تبلیغ کے کام کو اتنا بڑھایا جا سکتا ہے کہ لاکھوں انسانوں تک آواز پہنچ جائے۔

اسی طرح موجودہ مبلغین کے لئے بیحد اخراجات کی ضرورت ہے۔ اور خرچ کی تنگی کی وجہ سے کام وسیع نہیں کیا جا سکتا۔ وقف جائداد کی ایک ایسی تحریک ہے کہ کسی کا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ مگر کام بہت بڑا ہو سکتا ہے۔ میں نے بتا دیا ہے کہ ہم جائدادیں نہ لیں گے بلکہ مالکوں کے پاس ہی رہنے دیں گے اور ایسے طور پر کام چلائیں گے کہ عظیم الشان نتائج نکلنے شروع ہو جائیں گے۔ مگر افسوس کہ جماعت نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ قادیان میں شاید پانچ فیصدی نے اپنی جائدادیں وقف کی ہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ قادیان میں احمدیوں کی جائدادیں ایک کروڑ روپیہ سے کم کی نہ ہوں گی بلکہ زیادہ ہی ہوں گی۔ اگر سب کے سب احمدی اپنی جائدادیں وقف کر دیں تو ان پر کوئی بوجھ بھی نہیں پڑے گا اور تبلیغ اسلام کے بہت سے رستے کھل جائیں گے۔ مگر اسوقت ہماری حالت وہی ہے جو احد کے شہیدوں کی تھی کہ کپڑے کی کمی کی وجہ سے انکے سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگے ہو جاتے۔ ہمارے پاس کبھی روپیہ ہوتا ہے۔ تو موزوں آدمی نہیں ملتے۔ اور کبھی آدمی ملتے ہیں۔ تو روپیہ نہیں ہوتا۔ پس ضرورت ہے کام کرنے والے آدمیوں کی اور روپے کی۔ اس میں سب سے زیادہ امداد انصار دے سکتے ہیں۔ اور انہیں ضرور اسے اپنا فرض سمجھنا چاہیئے۔ ایسے انصار ہیں جو لکھتے ہیں۔ کہ ہم اپنے بچوں کو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک کر رہے ہیں۔ جب وہ تیار ہونگے تو پیش کر دیں گے۔ مگر ایسے بھی ہیں جن کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو

جماعت احمدیہ کا عظیم الشان اور نہایت اہم کام

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم اس کام کو کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ جس کے متعلق حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک سب انبیاءؑ خبر دیتے چلے آئے ہیں۔ اور جس کا انتظار سب انبیاء کی جماعتوں کو رہا ہے۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء ص)

(۲) ہمارے ذمہ کتنا عظیم الشان کام ہے اور پہلوؤں کو جانے دو۔ صرف اپنی ذات کی اصلاح کا پہلو ہی لے لیں۔ تو دنیا کا کوئی کام اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ بڑے بڑے شہروں کی صفائی کرنا آسان ہے ایک دل کی صفائی کرنے کی نسبت۔ کیونکہ شہر کی گندگی آنکھوں کو نظر آجاتی ہے۔ لیکن دل کی گندگی نظر نہیں آتی۔ جن شہروں میں گندگی پھیلی رہتی ہے۔ ان کے باشندے اسے محسوس کرتے اور اسے سخت ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن جس دل میں گندگی ہو۔ وہ اسے محسوس نہیں کرتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ دل کی صفائی کتنا بڑا اور کتنا مشکل کام ہے۔ مگر ہمارا کام ایک دل کی اصلاح کرنا نہیں بلکہ سب دنیا کے دلوں کی اصلاح کرنا ہے (رر ص)

(۳) غرض ایک نہایت ہی عظیم الشان کام ہمارے سامنے ہے۔ اتنا عظیم الشان کہ جس کی اہمیت کا اندازہ لگانا بھی انسانی طاقت سے باہر ہے۔ اس کام کی ایک ایک شق ایسی ہے۔ کہ اس کو سرانجام دینے کے لئے صدیوں تک جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ایک چیز پردہ ہی ہے۔ کیا کوئی انسانی عقل تسلیم کر سکتی ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ اور ایشیا کی عورتیں کسی وقت گھروں میں بیٹھ جائیں گی۔ اور اپنے چہروں پر نقاب ڈال لیں گی۔ اگر ہم اس کام کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ جو ہمارے سارے کام کا کروڑواں حصہ بھی نہیں۔ تو اسی کے لئے صدیوں جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر اگر ہم سود کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ تو کیا کوئی عقل یہ تسلیم کر سکتی ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ اور ایشیا سے ہم اسے مٹا سکتے ہیں۔ غرض ایک ایک اسلامی بات ایسی ہے کہ دنیا سے اس کا مٹانا انسانی عقل کے لحاظ سے ناممکن اور بالکل ناممکن ہے..... کیا ہمارے ہاتھ اور زبانیں اس کوشش اور عمل میں الٰہی قوت اور طاقت کے ساتھ لگی ہوتی ہیں۔ جو اس کام کے لئے ضروری ہے۔ کیا ہم وہی چستی۔ وہی ہوشیاری۔ وہی سرگرمی اور وہی سنجیدگی دکھا رہے ہیں۔ جو ایسے موقع کے لئے ضروری ہے۔ اگر نہیں تو پھر میں جماعت سے پوچھتا ہوں۔ الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ۔ ساری دنیا کے مقابل میں اسلام کا تمدن اور ہے۔ اسلام کی تہذیب اور ہے۔ اسلام کا علم الاخلاق اور ہے۔ اسلام کی معاشرت اور ہے۔ اسلام کی اقتصادیات اور ہیں۔ اسلام کا پیش کردہ مذہب اور ہے۔ غرض کوئی ایک چیز تو نہیں جس کا رونا ہے۔ دنیا سر سے لیکر پاؤں تک بگڑی ہوئی ہے۔ اور اس کی اصلاح کے لئے عظیم الشان جدوجہد اور عظیم الشان قربانی کی ضرورت ہے۔ (رپورٹ مذکورہ ص)

(۴) اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد جو کام کیا ہے۔ وہ اتنا اہم اور اتنا عظیم الشان ہے۔ کہ اس کے لئے جتنی بھی قربانی جماعت کو کرنی پڑے۔ درحقیقت وہ کام اس کا مستحق ہوگا۔ اور جتنی بھی قربانی ہم کریں۔ درحقیقت وہ قربانی اس فضل سے کم ہی رہے گی۔ جو اللہ تعالیٰ نے یہ کام ہمارے سپرد کر کے ہم پر کیا ہے۔ (خطبہ جمعہ الفضل اپریل)

(۵) یہ محض اس کا احسان ہے۔ کہ اس نے یہ عظیم الشان کام ہمارے سپرد کیا ہے۔ یعنی ایسا کام جو دنیا کی مختلف اقوام گذشتہ کے کاموں سے بڑھ کر ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کی اتباع اور مماثلت کا ہے۔ (رر)

(۶) ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی اہم ہے۔ اور ایسے زمانہ میں یہ کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ جب دہریت اور عیش پرستی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ سائنس کے ذریعہ اسلام پر نئے نئے حملے کئے جاتے ہیں۔ اور ایمان کے خلاف دنیا میں ایک شدید زہریلی ہوا جاری ہے۔ دوسری طرف ظلم یہ ہو رہا ہے۔ کہ آدھی دنیا دوسری آدھی دنیا پر حکومت کر رہی ہے۔ اور لوگ مجبور ہیں۔ کہ غلامی کی زندگی بسر کریں۔ ان سارے حالات کو بدلنا اور محبت سے پیار سے نیکی سے راحت سے اور مشقت سے لوگوں کی اصلاح کرنا ہمارا کام ہے۔ کیا یہ کوئی معمولی کام ہے۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ دنیا میں کونسی قوم ہے جس کے سپرد ایسا کام کیا گیا ہو۔ کوئی قوم ایسی نہیں۔ جس کے سپرد اتنا بڑا کام کیا گیا ہو۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ پس جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ دنیا کی سب قوموں کے کاموں سے بڑا ہے۔ اور جو طاقت ہمارے اندر ہے وہ دنیا کی سب قوموں سے کم ہے۔ پس ہماری ذمہ داریاں بہت وسیع ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے۔ وہ ایسی اہمیت رکھتا ہے۔ اور اتنا بڑا ہے۔ کہ اگر ہم اپنے اندر کمزوری محسوس کرتے ہیں۔ تو ساتھ ہی ہمارا فرض ہے کہ ہم اور زیادہ قربانیاں کریں۔ اور زیادہ جدوجہد سے کام لیں۔ تاکہ ہماری جو اندرونی اور باطنی کمزوریاں ہیں۔ ان کا کچھ کفارہ ہماری ظاہری کوششیں کر دیں۔ (رر)

(۷) ہمارے ذمہ کام بہت بڑا ہے۔ ہم نے اسلام کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے۔ ہم نے دنیا میں وہ نظام قائم کرنا ہے۔ جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ ہم نے ہر شخص کے لئے کھانا مہیا کرنا ہے۔ ہم نے ہر شخص کے لئے کپڑا مہیا کرنا ہے۔ ہم نے ہر شخص کے لئے مکان مہیا کرنا ہے۔ ہم نے ہر بیمار کے لئے علاج مہیا کرنا ہے۔ ہم نے ہر انسان کے لئے سامان پیدا کرنا ہے۔ (رر)

(۸) سب سے بڑی بات جس کا ہمیں ہر وقت فکر رکھنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت کا ایمان اور اس کے اخلاق درست رہیں۔ (الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۴۴ء)

(۹) ہمیں اپنے اندر وہ آداب پیدا کرنے چاہئیں۔ جو صحابہ کے اندر پائے جاتے تھے۔ وہی قوت ایمان ہمیں اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ جو صحابہ کے اندر پائی جاتی تھی۔ (رر)

(۱۰) ہم اس دنیا کو مٹانے اور ایک نئی دنیا کی تعمیر کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء ص ۹)

(۱۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض یہ ہے۔ کہ ہم دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کریں (رر ص ۱۱)

(۱۲) ہمیں خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لئے دنیا میں کھڑا کیا ہے۔ کہ ہم بادشاہتوں کو الٹ دیں۔ حکومتوں کو بدل دیں۔ اور سلطنتوں میں انقلاب پیدا کر دیں۔ اور پھر ان بادشاہتوں حکومتوں اور سلطنتوں کی جگہ نئی حکومتیں اور نئی سلطنتیں قائم کریں۔ اور دنیوی حکومتوں کو اپنے ماتحت لاکر انہیں مجبور کریں۔ کہ وہ اس تعلیم کو جاری کریں۔ جو اسلام دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ (رر ص ۱۲)

(۱۳) وہ تغیر جو ہم نے دنیا کی طبائع دنیا کے مزاجوں اور دنیا کے اخلاق میں کرنا ہے۔ اور وہ تغیر جس کے نتیجہ میں اسلامی حکومت کا قیام ہم نے عمل میں لانا ہے۔ اس کے لئے ...... بہت زیادہ بیداری۔ بہت زیادہ قربانی اور بہت زیادہ ایثار اور سرگرمی کی ضرورت ہے۔ (رر ص ۱۶)

(۱۴) ہمارا اصل مقصد دنیا میں اس روحانیت کو قائم کرنا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے۔ (رر ص ۵)

(خاکسار عبدالحمید آصف)

ست سندیش کے متعلق اعلان

بعض ناگزیر حالات کے ماتحت ست سندیش کے اجراء میں عارضی تعطل ہو گیا تھا۔ اب یہ سلسلہ باقاعدہ جاری کر دیا گیا ہے۔ عنقریب اس کا دوسرا نمبر شائع ہوگا۔ اس میں ایک خاص مضمون حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے ایک بینظیر لیکچر کا ہندی ترجمہ ہے۔ جو حضور نے ملک کے نوجوانوں کو کمیونزم کے تباہ کن اثرات سے آگاہ کرنے کے لئے لاہور کی ایک اعلیٰ علمی سوسائٹی میں دیا تھا۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اسکی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے میں ہماری مدد فرمادیں۔ جن دوستوں نے ست سندیش ٹریکٹ سیریز کی مد میں کچھ رقمیں جمع کرائی ہوئی ہیں۔ ان سے ہم معافی چاہتے ہیں۔ کہ انہیں ایک عرصہ تک کوئی ٹریکٹ نہیں بھیجا جاسکا۔ اب انشاء اللہ ان کے نام باقاعدہ یہ سلسلہ ٹریکٹ جاری کر دیا جائیگا۔ آئندہ اس ٹریکٹ کا نام ست سندیش کی بجائے کرشن سندیش ہوگا۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کے نشانات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ (پارہ ۲۴ سورہ مومن) یقیناً ہم اپنے رسولوں اور ان لوگوں کی جو ان پر ایمان لائے۔ اس دنیا میں مدد کرتے ہیں۔ اور ہماری یہ نصرت قیامت کے دن بھی یعنی جس دن کہ گواہ کھڑے ہوں گے ان کے شامل حال ہوگی۔ نصرت الٰہی کا انبیاء اور مومنین کیساتھ ہونا ان کی صداقت کی اتنی واضح دلیل ہے کہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ دنیاوی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک بادشاہ کسی کو کسی علاقہ کا افسر مثلاً گورنر یا اپنی افواج کا کمانڈر مقرر کرتا ہے۔ تو وہ علاقہ یا تمام افواج اس کے ماتحت کر دیتا ہے۔ ایسا ہی زمین و آسمان کا حقیقی مالک خداوند تعالیٰ جب کسی انسان کو مامور فرماتا ہے۔ تو زمین و آسمان کو اس کی تائید میں لگا دیتا ہے لوگ اس کی مخالفت میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور حد سے زیادہ مقابلہ کرتے ہیں۔ لیکن نصرت الٰہی اس کو ہر میدان مقابلہ میں کامیاب کرتی ہے۔ اگر مخالفت نہ ہوتی تو تائید الٰہی مشتبہ ہو جاتی۔ لیکن سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ باوجود صدہا معاندوں اور پے در پے مخالفتوں کے اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء کو اپنی نصرت اور غیبی تائید سے کامیاب فرماتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ کی بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور سابقہ انبیاء کی پیشگوئیوں کے عین مطابق تھی۔ آپ کی تائید میں اللہ تعالےٰ نے نصرت اور رحمت کے نشانات ظاہر فرمائے۔ اور فرمایا اَلْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِی۔ زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ یعنی آپ کی تائید میں زمین و آسمان سے آپ کی صداقت کے نشانات ظاہر ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے شروع زمانہ ماموریت کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی نصرت کے لئے دن رات جناب الٰہی میں بہت تضرع سے دعائیں کیں یَا رَبِّ مَنْ اَنْصَارِی مَنْ اَنْصَارِی (آئینہ کمالات اسلام عربی حصہ) میری عاجزانہ دعاؤں سے جَوِّ السَّمَاء پر ہو گئی۔ ان تضرعات سے رحمت الٰہی جاری ہو گئی۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھے انصار دین عطا فرمائے۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ یعنی اے مسیح صاحب وحی اشخاص تیری تائید اور نصرت کریں گے۔ خدا اپنی وحی سے ایسے لوگوں کو آپ کی تائید کے لئے کھڑا کرے گا۔ جب یہ پیشگوئی کی گئی۔ صاحب وحی تو کجا کوئی آدمی بھی آپ کے ساتھ نہ تھا۔ لیکن بعد میں اللہ تعالےٰ نے ایک جہان کو آپ کی طرف پھیر دیا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے علامہ اور جامع جمیع علوم انسان اور سید عبد اللطیف شہید کابل ایسے انسان آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے ذکر میں فرماتے ہیں جب یہ میرے پاس آئے۔ اور مجھ سے ملاقات کی۔ اور میری نظر ان پر پڑی تو میں نے ان کو خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان دیکھا۔ اور میں نے یقین کیا کہ خدا نے میری اس دعا کو جو میں ہمیشہ دوام کیا کرتا تھا قبول فرمایا ہے۔ ایسے ہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ یہ پیشگوئی بھی بظاہر نہایت ناممکن اور ناموافق حالات میں کی گئی۔ اور ایک ایسے دور افتادہ گاؤں سے کی گئی جہاں ریل اور ڈاک کا انتظام بھی نہ تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ کی بات پوری ہوئی۔ اور آپ کی تبلیغ اور آپ کی شہرت زمین کے کناروں تک پہنچ گئی۔ اور حضور کی جماعت کے افراد تمام ملکوں میں پہنچ گئے۔ اور ہر نئے سال یہ تبلیغ زیادہ سرعت کے ساتھ ہو رہی ہے خدا تعالےٰ نے آپ کی نصرت کے لئے ہر طرح کے سامان پیدا کر دیئے۔ اور ہر قوم ہر قابلیت اور ہر طبقہ کے لوگ آپ کے قدموں میں جمع ہو گئے۔ اور مالی اور جانی اور علمی الغرض ہر رنگ میں آپ کو کامیاب فرمایا۔ اور وہ نصرت الٰہی جس کا قرآن کریم میں انبیاء سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کامل طور پر آپ کی زندگی کے ہر پہلو پر ظاہر فرمائی۔ اخبار کے صفحات اس کی تفصیل کے لئے ناکافی ہیں۔ حضرت اقدس نے اپنی کتب براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ حقیقۃ الوحی وغیرہ میں اس کا تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔

(۲)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ہم ضرور اپنے رسولوں کی مدد کیا کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی بھی جو ان پر ایمان لائے یعنی ہماری نصرت اور مدد انبیاء کی زندگی تک محدود نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کی وفات کے بعد ان کی جماعت کی بھی ہم نصرت کرتے ہیں۔ انبیاء کی وفات کے بعد لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ جماعت اب تتر بتر ہو کر مٹ جائیگی۔ لیکن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ایسا ہو نہیں سکتا۔ ہمارا یہ قانون ہے کہ ہم انبیاء پر ایمان لانے والوں یعنی ان کی جماعتوں کی بھی نصرت اور تائید کرتے ہیں۔ نبی کی وفات کے بعد مومنین کو کئی قسم کے ابتلا پیش آتے ہیں۔ مخالفین کا گروہ زیادہ جوش سے یہ سمجھ کر مقابلہ کرتا ہے کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بہت غمگین ہو جاتے اور بعض کمزور مرتد ہو جاتے ہیں۔ ایسے نازک وقت میں جب مومنین کے دل نہایت غمزدہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنی نصرت سے مومنین کی جماعت اور ان کے دین کو نہ صرف ضائع ہونے سے بچا لیتا ہے بلکہ انہیں غالب فرماتا ہے۔ یہ نصرت الٰہی کس رنگ میں ہوا کرتی ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِیْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِیْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ ان سے جو ایمان لائے اور اعمال صالح بجا لائے کہ ان کو پہلے لوگوں کی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ اور پھر ان کے ذریعہ دین کو تمکنت عطا فرمائے گا۔ اور خوف و ہراس کے دنوں کو امن سے بدل دے گا خلفاء کے ذریعے خدا کی توحید اور اس کی عبادت قائم ہوگی۔ اور کفر اور شرک مٹ جائے گا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے برکات خلافت بیان فرمائی ہیں۔ اور فرمایا انبیاء کی جماعتوں یعنی مومنین (جب تک وہ بحیثیت جماعت اعمال صالح پر کاربند رہیں) کے ساتھ خدا کا وعدہ ہے کہ وہ ان میں سے خلفاء قائم کرے گا۔ اور ان کے ذریعے دین قائم اور مستحکم کیا جائے گا۔ خلافت کی برکت سے مومنوں کے خوف و ہراس کے دن امن سے بدل دیئے جائیں گے انہیں رعب اور امن اور ہر طرح کا سکھ نصیب ہوگا۔ خلفاء کے ذریعے خدا کی توحید اور نیز اس کی عبادت قائم ہوگی اور شرک مٹ جائے گا (اس میں ان لوگوں کے خیال کا رد ہے جو کہتے ہیں خلافت پیر پرستی ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خلفاء کے ذریعے توحید کا ایک نیا جلوہ ظاہر ہوگا اور عبودیت کی ایک نئی شان ہوگی جس کے ذریعہ شرک مٹ جائیگا۔ اور چونکہ خلافت جیسی نعمت سے نہایت اہم اور عظیم الشان برکات وابستہ تھیں۔ اس لئے فرمایا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ جو اس کے بعد بھی انکار کرے وہ نافرمان ہے۔ پھر خلافت جیسی نعمت کے لمبے عرصہ تک قائم رہنے کے لئے مومنین کو تین باتوں کی تلقین فرمائی:- وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی نماز، زکوٰۃ اور جذبہ اطاعت رسول۔

۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانی اور من جانب اللہ ہونے پر یہ نشان بھی ظاہر فرمایا۔ یعنی اپنی جس نصرت کا قرآن کریم میں مومنین سے وعدہ فرمایا تھا۔ اس کو پورا کیا۔ چنانچہ حضرت اقدس کی وفات کے بعد آپ کی جماعت میں سلسلہ خلافت قائم کیا۔ اور اس خلعت خلافت سے حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نوازا۔ پھر آپ کی وفات کے بعد جب جماعت کے ایک حامی گروہ نے خلافت کا انکار کر دیا۔ اور قریب تھا۔ کہ جماعت تفرقہ میں پڑ کر تباہ ہو جاتی۔ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت اور تائید سے جماعت کو سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کی امامت عطا فرمائی۔ اور آپ کی خلافت سے آیۂ استخلاف نیز برکات خلافت کے تمام پہلو روشن ہو گئے۔ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ہر رنگ میں وسعت اور رعب عطا فرمایا۔

اس زمانہ میں مسلمانوں میں کئی تحریکیں جاری ہوئیں۔ اور ان کو پورے جوش اور بڑی امنگوں سے شروع کیا گیا۔ لیکن ہر تحریک ناکام رہی۔ کیونکہ جس برگزیدہ اور جس جماعت کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مذہبی راہنمائی کے لئے مامور فرمایا۔ وہ اس سے الگ رہے۔ اس کے برعکس جماعت احمدیہ اپنے امام کی رہنمائی میں ایسے سیاسی اور مذہبی اصول پر قائم ہے کہ اس کی طاقت کبھی پراگندہ نہیں ہوئی۔ اسلام اور اشاعت دین کا وہ عظیم الشان کام جس کی ابتدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے ہوئی۔ آج چاروں طرف اور دنیا کے ہر حصہ میں پہنچ گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی نصرت کے تمام پہلو جو انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ ہوا کرتے ہیں ہر سال زیادہ شان کے ساتھ ظاہر ہو رہے ہیں۔ اللھم زد فزد

(خاکسار ڈاکٹر کریم الدین آف کھاریاں)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۹۶۳۷ منکہ زینب بی بی زوجہ مستری چراغ دین صاحب عمر ۵۰ سال ساکن قادرآباد قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۸/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے تین سو روپیہ حق مہر زیور کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ زینب بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ چراغ دین نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ علی محمد احمدی (موصی)۔

ع ۹۶۵۰ منکہ غفوراں بیگم زوجہ بشیر الدین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن اکبر پور ضلع فرخ آباد صوبہ یو۔ پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا مہر -/۲۸۵ روپے دس آنہ زیور -/۲۸۰ روپے کا ہے۔ نقد -/۴۰۰ چار سو روپیہ ہے کل ۱۰/۹۶۵ روپے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ غفوراں بیگم نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ محمد شفیع احمدی گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل گواہ شد:۔ منظور احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ع ۹۶۲۲:۔ منکہ کنیز فاطمہ زوجہ ڈاکٹر صوبیدار میجر محمد رمضان صاحب قوم راجپوت۔ عمر ۵۳ سال بیعت ۱۹۰۷ء ساکن قادیان۔ دارالفضل حال جالندھر چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں یعنی مبلغ سلامی قیمتی -/۲۰۰ حق مہر وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ -/۵ روپے ماہوار جیب خرچ اپنے خاوند سے ملتا ہے اسکا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع دیتی رہوں گی

العبد:۔ کنیز فاطمہ (قلم خود) زوجہ ڈاکٹر صوبیدار میجر محمد رمضان صاحب کلرک چارج رائل انڈین ملٹری کالج جالندھر چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ محمد رمضان خاوند موصیہ گواہ شد عبدالحق پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ جالندھر شہر۔ گواہ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

1080

سُرمہ مُمیرا خاص نہایت مفید اور بینظیر ثابت ہوا

مکرمی مخدومی جناب کلیم الرحمٰن صاحب ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ سلسلہ عالیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں دیر سے یہ خواہش کر رہا ہوں۔ کہ میں آپ کو آپ کے سرمہ موسومہ "سرمہ ممیرا خاص" کے متعلق اپنے تجربہ کی بنا پر کچھ لکھوں۔ لیکن میری عدیم الفرصتی میری اس خواہش کو پورا کرنے میں روک رہی۔

دفتری کام کی زیادتی اور دماغی محنت کی وجہ سے میرے اعصاب اور بینائی میں کمزوری واقع ہو گئی۔ میں بغیر عینک دفتر کا کام یا اخبار بھی پڑھ نہ سکتا تھا۔ اور رات کو تو اخبار عینک لگا کر بجلی کی روشنی میں بھی پڑھ نہ سکتا تھا۔ آپ سے سرمہ ممیرا خاص لیکر استعمال کیا۔ اور اپنی اہلیہ محترمہ کو بھی استعمال کرا دیا۔ تو مجھے اس سے بہت فائدہ ہوا۔ میں اخبار بلا عینک پڑھنے لگا۔ اور رات کے وقت بھی تھوڑا بہت لالٹین کی روشنی میں بغیر عینک اور عینک سے خوب اچھی طرح پڑھنے لگا۔ اور یہی حال میری اہلیہ صاحبہ کا ہے۔ آپ کا یہ سرمہ دماغی کمزوری اور دماغی کمزوری کی وجہ سے کی نظر اور اعصابی کمزوری کیوجہ سے کی نظر اور اعصابی کمزوری کیلئے نہایت مفید اور بے نظیر ثابت ہوا۔ میں اس کی جسقدر تعریف کروں۔ تھوڑی ہو گی۔ آپ نے یہ سرمہ تیار کر کے خلق خدا کو بہت فائدہ پہنچایا۔ اور میں یہ لکھنے پر مجبور ہوں۔ کہ آپ نے جو "خدمت خلق" نام اپنی دکان کا رکھا ہے۔ آپ واقعی خدمت خلق ہی کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو اس سے بھی زیادہ خدا کی مخلوق کی خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ آمین ثم آمین

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور کہنہ بخاروں یا شباکن کے ساتھ دیجائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے جو بخار نہایت سخت ہوتے اور ٹوٹنے میں نہیں آتے کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا نہایت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص شباکن عا/ اور پچاس قرص عہ/۔ شفائی دس مقدار ۸ رعلاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ایک احمدی انچارج سول ہاسپٹل

کی طرف سے لکھا ہے، آپ نے ڈاکٹر صاحب کے پاس زدہ جام عشق کی گولیاں بھیجی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بعض ان مریضوں کو اس کا استعمال کرایا۔ جو بہت سے علاجوں سے مایوس ہو چکے تھے۔ ڈاکٹر صاحب اس کی سریع التاثیری سے حیران رہ گئے "اور بیحد مداح دراصل آپکی دوائیوں میں جادو کی سی تاثیر کی وجہ یہ ہے کہ ان کے اجزاء زر خالص کی مانند ہوتے ہیں"۔ زدہ جام عشق کلاں دو ہفتہ کا کورس چھ روپے ایکماہ کا کورس ساڑھے گیارہ روپے۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

بیرونی ممالک کے ساتھ کاروبار کرنیوالے احباب توجہ فرمائیں

ہم نے خدا کے فضل سے بہت سے بیرونی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کرکے کاروبار کا سلسلہ شروع کیا ہے اور اس غرض کیلئے حکومت سے بعض ضروری سرٹیفکیٹ اور پرمٹ بھی حاصل کر لئے ہیں!

پس جو دوست بیرونی ممالک کے ساتھ تجارت کرنا چاہیں خواہ درآمد کی صورت میں یا برآمد کی صورت میں وہ ہمارے ساتھ فیصلہ کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ انہیں ہر قسم کی سہولت رہے گی۔ اور خدا کے فضل سے سب کام تجارتی اصول کے مطابق دیانتداری کے ساتھ کیا جائے گا۔

خاکسار مرزا منیر احمد آرسو کو کمپنی لمیٹڈ

دریائے گنج ——— دھلی

ضروری تصحیح

الفضل ۲۲۸ میں سرمہ ممیرا خاص کو نہایت ہی سریع الاثر پایا" کے عنوان سے جو اشتہار چھپا ہے۔ اسکے نیچے سید عبداللہ شاہ کا نام غلطی سے لکھا گیا ہے۔ دراصل یہ سرٹیفکیٹ مولوی نور الحق صاحب مولوی فاضل واقف زندگی کا ہے

مینیجر

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ مینیجر

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ

قریشی منزل دار العلوم قادیان

قادیان کا قدیمی مشہورِ عالم اور بے نظیر تحفہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بابرکت نسخہ

اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ "سرمہ نور" رجسٹرڈ کا ڈنکا دھوم دھام سے بج رہا ہے

بے شمار اسناد میں سے چند صرف بطور نمونہ سب سے اچھا اور مفید ہونے کے متعلق قادیان کی بزرگ ہستیوں، اطباء، ڈاکٹر، رؤساء، امراء اور ہندوستان کے معززین کی چند قیمتی رائیں ملاحظہ فرمائیں جو پُر زور الفاظ میں تصدیق فرما رہے ہیں

امیر المومنین حکیم الامّت حضرت مولانا مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے خلف ارشد مولانا عبدالسلام صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں:۔ "میرے عزیزوں نے سرمہ نور استعمال کیا۔ وہ اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتے ہیں"

مرزا عبدالوہاب صاحب خلف ارشد امیر المومنین حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ:۔ "سرمہ نور دوستوں کو استعمال کرایا۔ اُن کو فائدہ ہوا۔ امید ہے اخلاص و محبت سے تیار کیا ہوا سرمہ مفید ہو گا۔ جو شخص نیک نیتی سے کام کرے۔ اور وہ مومن ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے کام میں برکت دیگا۔ آمین"

حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی مبلغ و مبشر سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "سرمہ نور میں نے استعمال کیا۔ بعض اعزاء کو بھی استعمال کرایا۔ خدا کے فضل سے مفید پایا۔ دھند اور غبار چشم کو دُور کر کے بصارت کو خاص طور پر روشن اور تیز کرتا ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ سرمہ نور خلق خدا کے لئے بہت مفید ثابت ہو گا۔ اس کے استعمال سے بہتوں کو فائدہ ہو گا"

جناب سب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان لکھتے ہیں کہ:۔ "میں نے سرمہ نور استعمال کیا۔ اور اُسے خارش چشم اور ککروں کے لئے مفید پایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا استعمال عوارض چشم کے لئے مفید ہے"

اکاسی سالہ بزرگ کی آواز "میں نے آپ کا سرمہ نور چند روز استعمال کیا۔ مجھے مفید ثابت ہوا۔ چنانچہ اب بفضل تعالیٰ بغیر عینک کے بھی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔ حالانکہ میری عمر اکاسی سال ہے"

سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے مصنف اختیار الاسلام قادیان لکھتے ہیں کہ "میں نے ایک ضعیفہ کو سرمہ نور استعمال کرایا۔ آنکھوں کی دھند اور کمی بصارت کے لئے از حد مفید پایا۔ عمر رسیدہ ضعیف مریضہ آپ کو دعائیں دیتی ہے"

جناب شیخ محمد یوسف صاحب بصرہ سے لکھتے ہیں کہ:۔ "بندہ نہایت ہی مشکور ہو گا۔ کہ آپ براہ نوازش تولہ سرمہ ارسال فرمائیں۔ ہم سب کو سرمہ نور ہی کی عادت ہے۔ پہلا سرمہ ختم ہو گیا۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکے بھیج دیں"

جناب حکیم میر احمد صاحب قریشی برادر زادہ حضرت امیر المومنین خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے سرمہ نور خود بھی استعمال کیا اور اپنے دوستوں کو بھی استعمال کرایا۔ جو کہ جملہ امراض چشم اور بالخصوص ککروں اور ضعف بصارت کے لئے از حد مفید پایا"

جناب حکیم عبدالرحمٰن صاحب علاقہ پٹیالہ سے لکھتے ہیں۔ کہ:۔ "سرمہ نور استعمال کرنے کا موقع ملا۔ میری عمر ۷۰ سال ہے۔ مجھے مغرب کے بعد کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اب سرمہ لگانے سے بینائی تیز ہو گئی اور رات کو بھی نظر آنے لگا ہے"

جناب ڈاکٹر مظہر حسین صاحب ابنالوی میڈیکل ... سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔ "سرمہ نور میں نے بہت مریضوں پر استعمال کیا۔ واقعی بہت مفید ثابت ہوا۔ ناخونہ تک اس سرمہ کے استعمال سے اڑ گئے۔ ککروں اور دیگر امراض چشم کے لئے مفید ثابت ہوا۔ مہربانی فرما کر ۵ تولہ سرمہ نور اور ارسال فرمائیں"

جناب ڈاکٹر یوسف زئی صاحب میڈیکل آفیسر سندھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔ "سرمہ نور کا استعمال کیا۔ واقعی بہت مفید پایا۔ بذریعہ وی پی ایک تولہ اور روانہ کریں"

جناب عبدالرحمٰن صاحب عراق ریلوے بغداد سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔ "سرمہ نور بندہ نے بذات خود گھر میں استعمال کیا ہے۔ جس کو تمام دیگر سرموں سے بالاتر اور نہایت ہی مفید پایا۔ جس کی تعریف تحریر کرنے سے قلم قاصر ہے۔ اس کی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ میرے ہی خیال میں نہیں بلکہ میرے دوستوں نے بھی از حد تعریف کی۔ سرمہ نور امراض چشم کیلئے بیحد مفید ہے اور فائدہ بخش ثابت ہوا ہے۔ پانچ عدد شیشی اور ارسال فرمائیں"

جناب حکیم سراج الدین صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔ "سب سے پہلے میں جناب کی خدمت میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے اپنے مریضوں پر آزمایا۔ اور نہایت مفید پایا۔ براہ مہربانی دو تولہ سرمہ نور اور ارسال فرمائیں"

جناب حکیم نور محمد صاحب علاقہ سندھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "دو جن شیشی ہو گئے بھیجی تھی اور استعمال کر لیا"

اطباء، ڈاکٹر، رؤساء، اُمراء اور عوام کو گرویدہ کر کے ہوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ سرمہ نور جملہ امراض چشم میں مفید اور بے ضرر ثابت ہو چکا ہے

ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ گوہانجی۔ پڑبال۔ اندھراتا۔ خارش۔ سرخی۔ پانی بہنا۔ ناخونہ ابتدائی۔ موتیا بند۔ سفیدی چشم۔ لیسدار رطوبت وغیرہ وغیرہ۔

کیلئے تریاق ہے۔ امراض چشم میں تاثیر اور فوائد کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے

قیمت فی تولہ دو روپے ۲ عہ۔ چھ ماشہ ایک روپیہ ۱ عہ

ملنے کا پتہ:۔ شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

1081

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کٹک ۲۲ر اکتوبر۔ حکومت اڑیسہ کے ریونیو منسٹر نے آزاد ہند فوج کی سالگرہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عبوری حکومت مکمل آزادی کا پہلا زینہ ہے۔ موجودہ فسادات کی صورت میں ہم آزادی کی قیمت ادا کر رہے ہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو خانہ جنگی سے بھی دریغ نہ کریں گے۔

نئی دہلی ۲۲ر اکتوبر۔ حکومت ہند ہوائی جہاز چلانے کا کام سکھلانے کے لئے سہارنپور میں وسیع پیمانے پر ایک سکول کھول رہی ہے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس ادارہ پر پانچ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

ماسکو ۲۲ر اکتوبر۔ روس کے سرکاری اخبار "پردوا" نے برطانیہ پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ اب ہندوستان میں اپنی سلطنت کو نئے طریق سے مستحکم کر رہا ہے۔ برطانیہ کی کوشش ہے۔ کہ ہندوستان کو جو مراعات دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ہندوستان ان سے کم سے کم فائدہ اٹھا سکے

پشاور ۲۲ر اکتوبر۔ صوبہ سرحد کے مسلم لیگی لیڈر پیر آف مانکی نے ایک بیان میں کہا پنڈت نہرو پر قبائلی علاقہ میں پتھراؤ کیا گیا میں اس کی مذمت کرتا ہوں پٹھانوں کو اپنا احتجاج صرف پُرامن مظاہرے تک محدود رکھنا چاہیئے تھا۔ آپ نے کہا آج سے چھ ماہ قبل ان علاقوں میں مسلم لیگ زیادہ طاقتور نہیں تھی۔ لیکن کلکتہ اور بمبئی میں کانگرس کی غلط روش کی وجہ سے جو فسادات ہوئے۔ اور ان میں جس طرح پٹھانوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کی بنا پر صوبہ سرحد کی رائے عامہ میں بہت تغیر رونما ہو گیا ہے اور پٹھانوں کو کانگرس سے شدید نفرت پیدا ہو گئی ہے۔

برلن ۲۲ر اکتوبر۔ برلن کے میونسپل انتخابات میں روس کی بنائی ہوئی کمیونسٹ پارٹی کو صرف ۱۳ فی صدی ووٹ ملے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ دوسرے شہروں میں بھی کمیونسٹ پارٹی کو زیادہ ووٹ نہ مل سکیں گے

ایتھنز ۲۲ر اکتوبر۔ حکومت یونان کے تمام ممبروں نے استعفےٰ دے دیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ سب مخالف سے گفت و شنید کرنے کے بعد وزارت میں توسیع کی جائیگی۔

الہ آباد ۲۲ر اکتوبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے محکمہ خارجہ نے لنڈن سے ایک پندرہ روزہ رسالہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں کانگرس سے تعلق رکھنے والی اہم خبریں شائع ہوا کرے گی۔

لنڈن ۲۲ر اکتوبر۔ دارالامراء میں گورنمنٹ کو دو مرتبہ شکست ہو گئی۔ حزب مخالف نے ہسپتالوں کے انتظام کے متعلق دو ترامیم پیش کی تھیں جو منظور ہو گئیں۔

لنڈن ۲۲ر اکتوبر۔ کنزرویٹو پارٹی کے اخبار ڈیلی میل نے پنڈت جواہر لال نہرو کے دورہ سرحد پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ پنڈت نہرو نے سرحد کا دورہ کر کے ایک بھاری سیاسی غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ جو آئندہ ان کے اور کانگرس کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہوگی۔

نیویارک ۲۲ر اکتوبر۔ اتحادی اسمبلی کا ہندوستانی مشن آج نیویارک پہنچ گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۲ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محمد علی جناح عنقریب ایک اعلان جاری کرنے والے ہیں جس میں عبوری حکومت کے متعلق مسلم لیگ کی پالیسی کی وضاحت کی جائے گی۔

لنڈن ۲۲ر اکتوبر۔ ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نائب وزیر ہند نے بتایا کہ مشرقی بنگال کے فسادات میں جانی نقصان چند سو سے زیادہ نہیں ہوا۔ اخبارات میں بہت مبالغہ سے خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ مسلمانوں کا صرف ایک خاص طبقہ اس فساد میں حصہ لے رہا ہے

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ سونا ۹۹/۸/۰۔ چاندی ۱۶۴/۸/۰ پونڈ ۶۸/۰/۰۔ امرتسر ۱۰۳/۰/۰ روپے۔

نئی دہلی ۲۲ر اکتوبر۔ گاندھی جی نے ایک تقریر میں کہا موجودہ نازک حالات میں اخلاقی طور پر ہندوستانیوں کے لئے دیوالی کی تقریب پر خوشیاں کرنا مناسب نہیں ہے اس لئے امسال یہ تہوار منایا جائے

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ صدقی پاشا وزیر اعظم مصر نے مسٹر ارنسٹ بیون وزیر خارجہ برطانیہ کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ اپنا یہ مطالبہ کسی صورت میں واپس نہیں لے سکتے کہ مصر سے دو سال کے اندر اندر تمام برطانوی فوجوں کو نکال لیا جائے۔ آپ نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ سوڈان پر مصر کی مکمل خود مختاری تسلیم کر لی جائے۔

دہلی ۲۲ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ شمالی امریکہ سے درآمد ہونے والے اخبار کی بہم رسانی ناکافی ہے۔ اور یورپین ممالک میں کاغذ کی قیمتیں زیادہ ہیں۔ اس لئے ۲۳ اکتوبر سے یورپین ممالک کے کاغذ کی قیمت میں ایک آنہ فی پونڈ اضافہ کر دیا گیا ہے۔ کینیڈا سے آنے والے کاغذ کی قیمت کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔

لکھنؤ ۲۳ اکتوبر۔ حکومت یوپی نے لکھنؤ کے کانگرسی اخبار نیشنل ہیرلڈ اور اس کے پریس کی تین تین ہزار روپے کی ضمانتیں واپس کر دی ہیں۔ یہ ضمانتیں ۱۹۴۰ء میں داخل کرائی گئی تھیں۔ اور ۱۹۴۲ء میں ضبط کر لی گئی تھیں۔

حیدر آباد ۲۲ اکتوبر۔ حکومت آصفیہ نے ان تمام قیدیوں کی رہائی کا اعلان کر دیا ہے جو ساہیولانی میں ہندو مہاسبھا کی ستیہ گرہ کے سلسلے میں گرفتار ہوئے تھے۔

ڈھاکہ ۲۲ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ڈھاکہ کے علاقہ میں ہنگامی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اور اتلاف جان و مال کا شدید خطرہ ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے جذبات میں بہت تلخی پائی جاتی ہے

کلکتہ ۲۳ اکتوبر۔ گاندھی جی کے خاص پیامبر مسٹر گھوش نے گورنر بنگال سے ملاقات کرنے کے بعد ایک بیان میں کہا۔ بنگال کی گورنری درحقیقت کانٹوں کا تاج ہے۔ مجھے گورنر سے ہمدردی ہے۔ صوبہ میں سے فسادات ختم کرنے کا صرف یہی طریق ہے کہ گورنر بنگال وزیر اعظم سے کہہ دیں کہ اگر آپ فسادات بند نہیں کرا سکتے تو وزارت سے مستعفی ہو جائیں۔

کلکتہ ۲۳ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے شمالی بنگال سے کسی مزید واردات کی اطلاع نہیں ملی۔ البتہ کلکتہ میں ایک بس پر تیزاب پھینکا گیا جس کے نتیجے میں ۱۷ اشخاص مجروح ہو گئے۔

بمبئی ۲۳ اکتوبر۔ آج دوپہر تک سات اشخاص پر چاقو سے حملے کئے گئے۔ ان میں سے تین ہلاک ہو گئے۔

سنگاپور ۲۲ اکتوبر۔ ملایا ریلیف سنٹر آفس سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سوبھاش چندر بوس ۱۸ اگست ۱۹۴۵ء کو جہاز کے ایک حادثہ کے نتیجہ میں فوت ہو گئے تھے۔ ان کی موت پر شک کرنے کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔

نئی دہلی ۲۳ اکتوبر۔ آج صبح پنڈت نہرو نے وائسرائے سے پھر ملاقات کی۔ اور انہیں بتایا کہ عبوری حکومت کے محکموں کو از سر نو تقسیم کرنے کے متعلق کانگرس کا کیا خیال ہے۔

نئی دہلی ۲۳ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر مسٹر محمد علی جناح نے مسٹر لیاقت علی خاں کے ہمراہ پھر وائسرائے ہند سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کی پالیسی کو سامنے رکھ کر محکموں کی تقسیم پر غور کیا گیا۔ امید ہے کہ بہت جلد سرکاری طور پر اعلان کر دیا جائے گا۔ کہ کونسا محکمہ کس ممبر کو دیا گیا ہے

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ پنجاب گورنمنٹ کے سیکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ دستور ساز اسمبلی کے سکھ نمائندوں کے انتخاب کے لئے درخواستیں دینے کی آخری تاریخ ۶ نومبر مقرر کی گئی ہے۔ ۱۵ نومبر کو رائے شماری ہوگی

نئی دہلی ۲۳ اکتوبر۔ سوموار کو سنٹرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ حکومت ہند کے فنانس ممبر کی طرف سے ایک قرارداد کے ذریعے درخواست کی جائے گی۔ کہ ہندوستان کو انٹرنیشنل بنک کا ممبر بننے کی اجازت دی جائے۔

چھتا ۲۳ اکتوبر۔ آج پولیس نے فلسطینی عربوں کی ہائی کمانڈ کمیٹی کے دفتر پر چھاپہ مارا اور تمام ممبروں کو گرفتار کر لیا۔

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ آل انڈیا ریڈیو کے نئے کنٹرولر جنرل مسٹر پی فلا چوہدری مقرر ہوئے ہیں۔ آپ ان دنوں لندن میں انڈین سپلائی مشن کے انچارج کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

دہلی ۲۳ اکتوبر۔ آج عارضی حکومت کے مسلم لیگی رکن راجہ غضنفر علی خاں نے مسٹر محمد علی جناح سے ملاقات کی۔